لیس البر ان تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملٰئکة والکتب والنبیین

حصّہ اول

معیار الحق

معروف بہ

دلائل قاطعہ

فی معرفۃ

فرقۂ ناجیہ

جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ ایمان و اسلام کسکو کہتے ہین اور کلمہ گو و اہل قبلہ ہونا کیا چیز ہی۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ فرقۂ ناجیہ کی علامت و نشانی کیا ہی۔ انھین علامت و نشانی کو پیش نظر رکھکر ہر مبصر بآسانی اس امر کو معلوم کر لیگا کہ تہتر فرقے مین فرقۂ ناجیہ کون ہی

باہتمام محمد عبد الولی ابن علامۂ آسی مولانا مولوی عبد العلی صاحب مدراسی مرحوم و مغفور

آسی پریس محمود نگر لکھنؤ مین چھپا

چشم زخم اوٹھالیا بلکہ اُٹھاتے جاتے اور ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے جاتے ہین مگر افسوس ہوشیار و بیدار نہین ہوتے
لیکن وہ مخلصین جن کے لیئے وعدۂ آلٰہی ہوچکا ہے اِنَّ عبادِی لیس لك علیھم سُلْطٰن وہ اُنکے
مکروزور سے بچتے رہے اور باوجود مخالفونکے کمال کوششونکے الحق یعلوا و لا یعلیٰ اسلام غالب ہی ہوکر رہا اور رہے گا
انشاء اللہ تعالیٰ زمانۂ موجودہ کہ سنہ ١٣٢١ھ ہی دیکھیئے تو طرح طرح کے فتنے نئے نئے خیالات نئے نئے اعتقاد بدمذہبی کا طوفان برپا ہی
اگر محافظ حقیقی دستگیری نفرمائے تو مومن کو اپنا ایمان سنبھالنا سخت مشکل ہی۔ ہر ایک کی زبان پر قال اللہ و قال الرسول ہے
بزعم خود دوسرون کی تضلیل و تکفیر اور ہر ایک کو دعویٰ کہ ناجی اور جنت کے وارث ہم ہی ہین کل حزب
بما لدیھم فرحون۔ اور یہ امر مخفی نہین کہ فرقہ ناجیہ ایک ہی ہے ما انا علیہ واصحابی مگر لوگ اس سے
بے خبر ہین اور نہین خیال کرتے۔ من اضلُّ ممن اتبع ھَوَاہُ **سوال** جب ہر فرقہ مدعی نجات ہے
تو یہ کیونکر امتیاز ہو کہ کون فرقہ ناجی اور کون ناری ہے **جواب** - ایعزیز میرے نبوت ختم ہو چکی
اور دین اسلام اتم و اکمل اور یان کے احکام قائم ہوچکے ناقص و ناتمام نہین رہے۔ ہمارے
ہادی برحق حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روشن ہدایتین ہمارے پیش نظر ہین
کتاب و سنت سے حق و باطل ہدایت و ضلالت کا فیصلۂ کامل ہوچکا حالت منتظرہ باقی نہین رہی
پس طالب حق اور صاحب عقل سلیم اگر بہ نظر انصاف منصف مزاج ہوکر دیکھے گا تو کالشمس فی نصف النہار
سے بھی زیادہ تر روشن پائیگا اور معلوم کرلیگا کہ کون ناجی ہے اور کون ناری۔ اے ایمان والو آؤ ہم
تمہارے خالق یکتا مالکِ ارض و سما صاحب عرش و کرسی کا فرمان سنادین اور حضور سرور انبیا محبوب
خدا علیہ التحیتہ والثنا کا ارشاد بتادین۔ اگر تعصب و عناد سے یکسو ہوکر بہ نظر انصاف طالب حق ہوکر
دیکھوگے تو بہ چشم سر عیان دیکھوگے کہ حق و باطل کیا ہے اور ناجی یا ناری کون ہے بعون اللہ و توفیقہ
اب ہم چند مقدمے ترتیب دیتے ہین۔ اے حضرات آپ مذہبی پابندی سے نہین بلکہ بحیثیت
ایک منصف کے ملاحظہ فرمائین حق سے باطل کو امتیاز دیجیئے اور راہ نجات کو نار سے جدا کیجیئے
یہ مقدمات ہی محک و معیار ہین کھوٹے کھرے اور حق و باطل کی۔ اس پر آپ ہر فریق کے اصول
مذہب کو پیش کرکے موازنہ کیجیئے جو اُس کے موافق ہو وہ ناجی ہے اور جو مخالف ہے وہ ناری ہے

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ وَھُو الموفق والمعین وعلیہ توکلت وبہ نستعین ؁

مقدمۂ اوّل - ایمان و اسلام کسکو کہتے ہین اور مومن و مسلمان ہونا کیا ہے۔ جاننا چاہیے کہ اللہ
تعالےٰ جلشانہ یہود و نصاری جو اپنے تئین اہل قبلہ کہتے ہین اُن کے رد مین ارشاد فرماتا ہے لیس البران
تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البرمن اٰمن باللہ والیوم الاخر والملٰئکۃ والکتب والنبیّن واضح ہو
ہو کہ بِر - اسم جامع ہے ہر طاعت و اعمال خیر کو جو موجب ثواب اور مودی الی الجنۃ اور باعث تقرب آلٰہی ہو
چونکہ یہود بیت المقدس کے مغرب کی طرف اور نصاریٰ مشرق کی طرف نماز پڑھتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ یہی
بر و نیکی ہے لہذا اُن کے زعم کو اللہ تعالےٰ رد فرماتا ہے کہ نہین ہے نیکی یہ کہ تم منھ کرو مشرق اور مغرب کیطرف
لیکن نیکی یہ ہے یا نیک وہ ہے جو ایمان لاوے اللہ تعالےٰ پر اور دن قیامت پر اور فرشتون پر اور کتابون پر
اور پیغمبرون پر **ف** ایمان کو خاص فرمایا ان پانچ چیزون پر جن کے ضمن مین بہت سی چیزین ہین کہ اُن کی
تصدیق اہل ایمان پر لازم ہے (خازن و ایل للتفصیل فی تفسیر کبیر وغیرہ) کفر و اسلام مین یہی چیزین مابہ الامتیاز ہین۔
شریعت مطہرہ اپنی اسی پاکیزہ تعلیم سے۔ کافر الکفر کو مومن اور مشرک النجس کو موحد بناتی ہے۔ دیکھو ایمان مفصل
اٰمنت باللہ وملٰئکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ والیوم الاخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت
تعریف ایمان کی فقہا کرام یہ فرماتے ہین الایمان تصدیق بالقلب و اقرار باللسان یعنی ایمان تصدیق کرنا
دل سے اور اقرار کرنا زبان سے ہے اور کس چیز کی تصدیق التصدیق بما جاء بہ النبی من عند اللہ یعنی
تصدیق ہر اُن امور کی جو لائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے (٣) عقائد الاسلام مین ہے۔
پوشیدہ نہ رہے کہ ایمان عبارت ہے تصدیق اور اطمینان قلبی سے اور اقرار شرط ایمان ہے نزدیک امام ابو منصور
ماتریدی اور جمہور محققین کے انتہیٰ الغرض یہ صفت اور تعریف ہے ایمان کی۔ پس جس نے زبان سے اقرار
کیا اور دل سے تصدیق نہ کی اُس کو شریعت نے منافق کہا ہے (٤) اذا جاءك المنٰفقون قالوا بالسنتھم
علی خلاف مافی قلوبھم نشھد انك لرسول اللہ ط واللہ یعلم انك لرسولہ واللہ یشھد یعلمان
للمنافقین لکٰذبون فیما اضمرو ہ مخالفا لما قالوہ (جلالین) چونکہ منافقون کے دلون مین تصدیق نتھی
لہذا فرمایا کہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ منافقین کاذب ہین جو کچھ وہ اقرار کرتے ہین وہ مخالف ہے اُن کے

محبوب میرے) کسی قوم کو جو ایمان لائے اللہ پر اور دن قیامت پر کہ وہ محبت رکھین اُن سے جو دشمنی کرین خدا اور رسول سے۔ **سہل بن** عبد اللہ تستری سے مروی ہے کہ جس نے صحیح کیا اپنے ایمان کو اور خالص کیا توحید کو پس وہ نہ موانست کریگا مبتدع سے اور نہ بیٹھیگا اُسکے ساتھ اور نہ کھائیگا اور نہ پئے گا نہ اس کی صحبت کریگا اور ظاہر کریگا اپنے دل سے بغض و عداوت اور جو سستی اور مداہنت کریگا بدعتی سے ان امور مین تو سلب کرلیگا اللہ تعالےٰ اُن سے حلاوت سنت کی اور جو بدعتی کو دوست رکھے بغرض طلب عزت دنیا کے یا اور کسی دنیاوی غرض سے۔ ذلیل کریگا اُس کو اللہ تعالےٰ بسبب اس عزت کے اور محتاج کردیگا بسبب اُس غنی کے اور جو نہ سچ جانے تو چاہئے کہ تجربہ کرے۔ ولیکن معاملات بیع و شرا عادتاً یا ہمسائگی یا رفاقت اس حیثیت سے کہ نہ مضر ہوا مر دین کو پس وہ حرام نہین (تفسیر روح البیان تحت آیۂ مذکورۂ بالا) اور فرماتے ہین کہ بدعتی سے بغض و عداوت اور منافرت اور اہانت اور طعن اُس کے مذہب پر کرنا چاہئے (شرح مقاصد) اس بحث کو ہم زیادہ طول دینا نہین چاہتے ہین۔ ناظرین اسیقدر بیان سے سمجھ لین۔

المقدمة السابعة فی معرفة طریقة النجاة واهل النجاة

ایحضرات یہ مقدمہ اہم مقدمات سے ہے کیونکہ دار و مدار ساری بحث کا اس پر موقوف ہے لہذا بنظر تدقیق بتحقیق بکمال غور و تامل ملاحظہ کیجئے اور سمجھئے کہ نجات کا کون راستہ ہے اور ناجی کون ہین **اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہے**۔ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے اور نہ مرو تم مگر در انحالیکہ مطیع و فرمانبردار مسلمان ہو **ف** یعنی تم ایسی روش پر قائم رہو کہ جب مرو تو مسلمان ہی مرو اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ مضبوط پکڑو خدا کی رسّی کو **ف** جب اس کو مضبوط پکڑے رہوگے تو یقین ہے کہ مسلمان ہی مروگے اب یہ سمجھنا چاہئے کہ حبل اللہ سے کیا مراد ہے **فرمایا ابن عباس نے** معنی اوسکے ہے اللہ کا دین اور بعض نے کہا قران اور کہا ابن مسعود نے هو الجماعت وہ جماعت ہے تفسیر خازن اور **ثعلبی نے** اپنی تفسیر مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نحن حبل اللہ الذی قال اللّٰہُ واعتصمو بحبل اللہ (صواعق محرقہ) یعنی ہم مین

حبل اللہ جن کو اللہ نے فرمایا مضبوط پکڑو حبل اللہ کو اور **حدیث** مین وارد ہوا ہے۔ کہا حضرت جابرؓ نے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین یوم عرفہ کو اپنے ناقہ پر خطبہ فرماتے تھے مین نے سنا ہے فرماتے تھے یا ایها الناس مین چھوڑنے والا ہون تم مین ایسی چیز اگر پکڑوگے تم اُس کو تو ہرگز گمراہ نہوگے کتاب اللہ وعترتی اهل بیتی خدا کی کتاب اور میری عترت اہل بیت رواه الترمذی اور بروایت زید بن ارقم غدیر خم مین یہی خطبہ آپ نے فرمایا۔ رواہ مسلم (مشکواۃ) **اور بعض نے** کہا کہ مدینہ مین خطبہ فرمایا حالت بیماری مین وقیل غیر ذلک (صواعق محرقہ) ایحضرات اگر الفاظ مختلف مین مگر مطلب ایک ہی ہے۔ اسلیئے کہ ہر ایک چیزین لازم و ملزوم ہین جس نے ایک کو مانا اُسنے سب کو مان لیا اور جس نے ایک سے انکار کیا وہ سب سے منکر ہوا۔ وہ سب باخود ہا لازم غیر منفک ہین **ایعزیزو** واعتصموا بحبل اللہ کے ساتھ ہی ارشاد ہے جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی مضبوط پکڑ لو حبل اللہ کو تم سب اور نہ متفرق ہو یعنی نہ کرو وہ کام جس سے تفرقہ ہووے اور اجماع جاتا رہے۔ (مدارک) **پس** آیۂ کریمہ مین منع فرمایا ہے تفرقہ اور اختلاف سے۔ اور حکم فرمایا ہے اجتماع و **اتفاق کا** اسلیئے کہ حق ایک ہی ہوگا اور ماسوا اسکے جہل و ضلالت **اسیواسطے فرمایا ہے**۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ اور نہ پیروی کرو مختلف راہون کی پھر وہ راہین جدا کردینگی راہ حق سے **ف** تو معلوم ہوا کہ جو اجتماعی طور پر اللہ کی رسّی پکڑے ہونگے وہ حق پر ہونگے اور جب مرینگے تو مسلمان باایمان ہی مرینگے اور اسیکا نام جماعت اور سواد اعظم ہے اور یہی **فرقہ ناجیہ ہے** **جیسا کہ مروی ہے** وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی یارسول اللہ قال ما انا علیه واصحابی ۔ رواه الترمذی۔ وفی روایۃ احمد وابی داود هو الجماعة (مشکوہ) یعنی متفرق ہوگی میری امت تہتر فرقے سب ناری ہین مگر ایک فرقہ۔ لوگون نے عرض کی وہ کون ہے فرمایا جس طریقہ پر مین ہون اور میرے صحابہ اور ایک روایت مین ہے کہ وہ جماعت ہے اور ابن ماجہ کی متعدد روایتون مین لفظ جماعت ہی وارد ہے اور معاذ بن جبل کی روایت کا ٹکڑا ہے وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامة

رواہ المشکوٰۃ اور بچو تم اُس شعب و وادی سے جس مین کئی راہین مجتمع ہون اور لازم پکڑو جماعت عامہ کو اور فرمایا اتبعوا السَّوَادَ الاَعظمَ یعنی اتباع و پیروی کرو بڑی جماعت کی رواہ ابن ماجہ وغیرہ عن ابن عمر رض اسلیئے کہ لَا یجتمعُ اُمَّتی علی الضَّلَالَۃِ نہ مجتمع ہوگی میری اُمت گمراہی پر کیونکہ یَدُ اللّٰہِ علَی الجماعۃ اللہ تعالےٰ کا حفظ و حمایت کا ہاتھ ہے اوپر جماعت کے رواہ الترمذی پس جو جدا ہوا جماعت سے فانہ شذّ شذّ فی النار رواہ الترمذی عن ابن عمر رض یعنی جو جدا ہوا جماعت سے جدا ہوا آگ مین یعنی جہنم مین گیا حضرت ابوذر رض سے روایت ہے من فارق الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد و ابوداؤد یعنی جو جدا ہوا جماعت سے (اگرچہ ایک ساعت ہو) پس تحقیق نکالدی اُس نے رسّی اسلام کی اپنی گردن سے۔ اللھم احفظنا۔ **خلاصہ** آیتون سے معلوم ہوا کہ جو مجموعی طور پر حبل اللہ کو مضبوط پکڑے رہینگے وہی مسلمان ہین با ایمان ہی مرینگے اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ طریقۂ ما انا علیہ و اصحابی وہ جماعت سواد اعظم ہے جو ان کے موافق ہے وہ ناجی اور جو ان کے مخالف ہے وہ ناری ہے پس دیکھو کہ سواد اعظم کون ہے۔ یہ بدیہی بات ہے مشاہدہ کرلو کہ وہ فرقہ حضرات اہل حق سنت و الجماعت ہے کثر اللہ تعالےٰ سوادہم۔ چونکہ ما انا علیہ سے مراد اتباع سنت اور و اَصْحَابِیْ اور سواد اعظم سے مراد بڑی جماعت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت و الجماعت اس کا نام ہے۔ یہ نام ہی اس کا پتہ دے رہا ہے اور سلف سے آجتک یہ اپنے اُسی نام سے معروف و مشہور پایا جاتا ہے اور یہی وجہ تسمیہ اُس کی ہے کہ متبع سنت و سواد اعظم ہے اور لاریب وہ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ مقلدین ائمہ اربعہ ہین۔ انہین پر اُمت نے اجماع کیا ہے اور انہین پر اللہ کا ہاتھ ہے اور یہی لوگ ناجی ہین اور یہی سواد اعظم ہین۔ فرقہائے مختلفہ کو فرداً فرداً اگر دیکھیگا تو مشاہدہ کیجئے گا کہ سواد اعظم یہی ہین۔ کیونکہ انکا اصول دین ایک ہے بخلاف دیگر فرقہائے مختلفہ کے کہ اُن کو اصول دین مختلف حتی کہ باخود ہا ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے اور ائمہ اربعہ کا اختلاف فروعی ہے ما انا علیہ و اصحابی کے خلاف نہین اور موجب رحمت ہے **اس تقریر سے** یہ امر بھی محقق ہوگیا کہ اجماع اُمت منجملہ ادلہ شرعیہ کی ایک دلیل ہے کما ہو مصرح فی موضعہ۔ فتدبر

اب ایک دوسرا طریقہ بتاؤن جس سے ناجی و ناری کی امتیاز بآسانی ہو سکے **ای طالب حق** حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ اپنے بندون کو تعلیم فرماتا ہے کہ ہماری بارگاہ بے نیاز مین بصد عجز و نیاز شبانہ روز یون عرض و التجا کرتے رہین اھدنا الصراط المستقیم چونکہ علم الٰہی مین یہ تھا کہ ہر فرقے بزعم خود یہ دعویٰ کرینگے کہ صراط مستقیم ہمارا ہے طریقہ ہے لہذا یہ تمیز فرما دے۔ صِرَاطَ الذین انعمت علیھم یعنی راہ اُن لوگون کی جن پر تونے انعام فرمایا۔ اب ہادی و مضل مین تمیز ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ راہ مستقیم اُنہین کا طریقہ ہے جن پر انعام الٰہی ہو چکا ہے اور وہ منعم علیھم کون مقدس اور برگزیدہ لوگ ہین من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصالحین۔ یہ وہ لوگ ہین جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام فرمایا اور اونھین کی اتباع و پیروی کا حکم دیا ہے اور اُن ہی کا طریقہ راہ مستقیم و موجب نجات ہے (کمافی تفسیر کبیر و خازن وغیرہما) کیونکہ منعم علیھم مین خود حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ و الثنا اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیھم اجمعین مین صدیق شہید اور صالحین ہین انہین کا مجموعہ ما انا علیہ و اصحابی ہے۔ ان کا متبع و پیرو۔ متبع سبیل المومنین ناجی اور اُن سے منحرف یقینی ناری ہے ویتّبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولّٰی و نصلہ جھنم و سآءت مصیرا یعنی جس نے اتباع کی سوا اس راہ کے جس پر مومن ہین اعتقاد و عمل مین ہم پھیر دینگے اُس کو جدھر پھرا ہے اور ہم داخل کرونگے اوسے جہنم مین اور بری جگہ ہے پھر جانیکی جہنم **ف** یہ آیت دلیل ہے اجماع امت کے حق اور حجت ہونے پر (مدارک۔ خازن وغیرہما) **تنبیہ** یہہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ۷۲ بہتر فرقے ناری کس وجہ سے ہوئے۔ کیا وہ اسلام کو دین۔ قرآن کو کتاب اللہ۔ کعبہ کو قبلہ۔ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ و الثنا کو پیغمبر و پیشوا نہین جانتے کیا خداوند کریم کی واحدانیت کو نہین مانتے۔ پس یہ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ وہ مانتے ہین۔ باایںہمہ وہ ناری ہین۔ یہ کیون۔ اسی لیئے کہ وہ سواد اعظم ما انا علیہ و اصحابی کے خلاف ہین۔ اونھون نے نئے نئے عقیدے دین مین ایجاد کیئے اور متبع نفس و ہوا کے ہوئے اور راہ غیر سبیل المومنین کی اختیار کی **شاہ عبد العزیز** اپنے فتاوے مین تحریر فرماتے ہین